S_1999_4_260_268

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1999 ایس یو پی پی 4 ایس سی آر

ریاست مہاراشٹرا

بنام۔

کیشو رام چندر پنگرے اور دیگر

1 نومبر 1999

کے۔ٹی۔تھامس اور ایم۔بی۔شاہ، جسٹسز

پینل کوڈ، 1860 / پریوینشن آف کرپشن ایکٹ، 1947 / ضابطہ فوجداری 1973 / مہاراشٹر سول سروسز (پنشن) رولز۔1982: دفعات 120-بی، 406، 420، 465، 466، 467، 468، 471، 477 اور 109 / دفعات 5 (1) (ڈی) اور 5 (2)/ دفعات 4، (2) 468 اور 470 (3)/ قاعدہ (3)27-جواب دہندہ پر اس کی سبکدوشی کے بعد بدعنوانی، غبن وغیرہ کے جرائم کا الزام لگایا گیا- جرم کرنے کے چار سال بعد نوٹس لیا گیا-منظوری حاصل کی گئی- جواب دہندہ نے تحریری درخواست میں کارروائی کو چیلنج کیا-پنشن قاعدہ 27 کے تحت تحفظ کمیشن کے بعد چار سال کے وقفے کی بنیاد پر مانگا گیا۔ عدالت کی طرف سے اجازت دی گئی اور کارروائی کو کالعدم قرار دیا گیا- اپیل پر، منعقد کیا گیا: پنشن کا قاعدہ 27 حکومت کے پنشن کو روکنے یا واپس لینے کے حق کے تناظر میں ہے-قاعدہ 27 سی آر پی سی کے تحت فوجداری مقدمے کو متاثر نہیں کرتا ہے۔-سی آر پی سی میں کوئی حد کی مدت نہیں ہے۔تین سال سے زیادہ قید کی سزا کے قابل جرم کے لیے-منظوری حاصل کرنے کے لیے درکار وقت کو خارج کر دیا گیا ہے-مدعا علیہ کے خلاف مقدمہ جس کی حد سے پابندی نہیں ہے-سروس قانون۔

مدعا علیہ نمبر 1 جو ریاست مہاراشٹر میں پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ میں کام کر رہے تھے، 1987 میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔1990 میں، آر-1 کے ساتھ کچھ دیگر کے خلاف دفعات 120-بی، 406،420،465،466،467،468،471، 477 اور 109 آئی پی سی کے تحت جرائم کے لیے چارج شیٹ دائر کی گئی تھی۔خصوصی عدالت نے منظوری حاصل کرنے کے بعد نوٹس لیا اور عمل جاری کیا۔مدعا علیہان نے عدالت عالیہ کے سامنے ایک تحریری درخواست میں مذکورہ کارروائی کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ شکایت جرم کرنے کی تاریخ سے چار سال کی مدت سے آگے دائر کی گئی تھی اور اس لیے اسے مہاراشٹر سول سروسز

(پنشن) رولز، 1982 کے قاعدہ (3)27 کے ذریعے روک دیا گیا تھا۔ مذکورہ تحریری درخواست کی اجازت دی گئی اور کارروائی کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ پنشن رولز کا قاعدہ 27 سی آر پی سی توضیعات پر غالب اثر نہیں ڈال سکتا۔ یہ بھی دلیل دی گئی کہ پنشن رولز کا قاعدہ 27 فوجداری عدالت میں استغاثہ پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: .1.1 مجموع ضابطہ فوجداری، 1973 کی دفعہ 4 خاص طور پر یہ فراہم کرتی ہے کہ آئی پی سی کے تحت تمام جرائم کی تحقیقات کی جائیں گی، ان کی تفتیش کی جائے گی، ان پر مقدمہ چلایا جائے گا اور دوسری صورت میں ان میں موجود توضیعات مطابق نمٹا جائے گا۔ مانا جاتا ہے کہ مدعا علیہ نمبر 1 کے خلاف چارج شیٹ آئی پی سی اور بدعنوانی کی روک تھام کے قانون 1947 کے تحت قابل سزا جرائم کے لیے دائر کی گئی ہے اور اس پر سی آر پی سی کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق مقدمہ چلایا جانا ہے۔(264-B-C)

.1.2 دفعات 467 سے 473 پر مشتمل سی آر پی سی کا باب XXXVI بعض جرائم کا نوٹس لینے کی حد سے متعلق ہے۔ دفعہ 468 ذیلی دفعہ 2 کے تحت مقرر کردہ حد کی مدت ختم ہونے کے بعد کسی جرم کا نوٹس لینے کے لیے رکاوٹ فراہم کرتی ہے۔ تین سال کی مدت اس جرم کے لیے فراہم کی گئی ہے جس کی سزا ایک سال سے زیادہ لیکن تین سال سے زیادہ نہیں ہے۔ اگر جرم تین سال سے زیادہ کی مدت کے لیے قید کی سزا کے قابل ہے، تو سی آر پی سی کے تحت کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے۔ مزید دفعہ 470 کی ذیلی دفعہ 3 میں منظوری حاصل کرنے کے لیے درکار وقت کو خارج کر دیا گیا ہے جہاں کسی جرم کے لیے کسی مقدمے کے قیام کے لیے حکومت یا کسی دوسرے اتھارٹی کی سابقہ منظوری درکار ہوتی ہے۔ لہذا، یہ واضح ہے کہ چونکہ وہ جرائم جن کے لیے مدعا علیہ نمبر 1 کو چارج شیٹ کیا گیا ہے وہ تین سال سے زیادہ کی مدت کے لیے قید کی سزا کے قابل ہیں، اس لیے دفعہ 468 کے تحت کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے۔ کسی بھی صورت میں، جہاں حد کی مدت کو غور کے لیے لینا ضروری ہے، دفعہ 470 کی ذیلی دفعہ 3 مقدمے کی سماعت کے لیے سابقہ منظوری حاصل کرنے کے لیے درکار مدت کو خارج کرتی ہے۔ موجودہ معاملے میں استغاثہ کی منظوری 25-08-1989 پر حاصل کی گئی تھی۔ لہذا، اگر حد کی مدت لاگو ہوتی ہے، تو منظوری حاصل کرنے کے لیے درکار وقت کو خارج کر دیا جانا چاہیے۔ لہذا، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مدعا علیہ کے خلاف قائم کردہ استغاثہ کو کسی بھی مدت کی حد سے روک دیا گیا ہے۔(264-B.C.F.G.H;265-A)

.2.1 کسی سرکاری ملازم پر اس کے ذریعے کیے گئے جرم کے لیے مقدمہ چلایا جانا چاہیے یا نہیں،

یہ ظاہر ہے کہ اسے سروس کی شرائط سے متعلق چیز نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس لیے یہ شق کرنا کہ ایک سرکاری ملازم، چاہے وہ سنگین بدانتظامی یا لاپرواہی کا مجرم ہو، جو کہ آئی پی سی یا بدعنوانی کی روک تھام کے قانون یا اسی طرح کے قانون کے تحت قابل سزا جرم ہے، کو کسی خاص مدت کے اختتام کے بعد اس طرح کے مقدمے سے استثنیٰ دیا جانا چاہیے تاکہ موثر کام کے لیے ترغیب فراہم کی جا سکے، نہ صرف عوامی پالیسی کے خلاف ہوگا بلکہ یہ نتیجہ خیز بھی ہوگا۔ اس طرح کی صورتحال آئین کے آرٹیکل 309 کے تحت ایک قاعدہ تشکیل دے کر پیدا نہیں کی جا سکتی جس میں ملازمت کی شرط کے طور پر استغاثہ پر پابندی عائد کی گئی ہو۔ (267- جی۔ ایچ۔ 268 -اے)

ریاست پنجاب بنام کیلاش ناتھ، (1989) 1 ایس سی 321 اور پربھاکر گووند ساونت بنام ریاست مہاراشٹر اور دیگر، (1991) مہاراشٹر لا جرنل 1051، پر انحصار کیا۔

2.2. مہاراشٹر سول سروسز (پنشن) رولز، 1982 کا قاعدہ (1) 27 حکومت کو پنشن روکنے یا واپس لینے کا حق فراہم کرتا ہے اور اس تناظر میں مذکورہ قاعدے کی تشریح کی جانی چاہیے۔ مذکورہ قاعدے کے تحت، حکومت، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، پنشن یا اس کے کسی حصے کو روکنے یا واپس لینے کا حکم دے سکتی ہے، اگر کسی محکمہ جاتی یا عدالتی کارروائی میں، پنشنر اپنی ملازمت کی مدت کے دوران سنگین بدانتظامی یا لاپرواہی کا مجرم پایا جاتا ہے۔ یہ حکومت کو یہ اختیار بھی دیتا ہے کہ اگر کسی محکمہ جاتی یا عدالتی کارروائی میں پنشنر اپنی ملازمت کی مدت کے دوران سنگین بدانتظامی یا لاپرواہی کا مجرم پایا جاتا ہے تو وہ حکومت کو ہونے والے کسی بھی مالی نقصان کی پوری یا جزوی پنشن سے وصولی کا حکم دے سکتی ہے۔ اگر ملازم کو ادا کی جانے والی پنشن سے کچھ وصول کرنا ہے تو ذیلی قاعدہ 2 یا 3 کے تحت مقرر کردہ مدت کے اندر عدالتی کارروائی یا محکمہ جاتی انکوائری شروع کرنا ضروری ہے لیکن اس سے استغاثہ کرنے والی ایجنسی کو سنگین بدانتظامی کے جرم کے لیے قانونی کارروائی شروع کرنے سے روکا نہیں جائے گا۔ اس اصول کو پچھلے قاعدہ 26 کے ساتھ پڑھا جانا چاہیے جس میں کہا گیا ہے کہ مستقبل کا اچھا طرز عمل پنشن کی ہر گرانٹ کی ایک مضمر شرط ہوگی اور اگر پنشنر کو کسی سنگین جرم کا مجرم قرار دیا جاتا ہے یا وہ سنگین ایف بدانتظامی کا مجرم پایا جاتا ہے تو حکومت پنشن یا اس کے کچھ حصے کو روک یا واپس لے سکتی ہے۔ لیکن پنشن رولز کے قاعدے 26 اور 27 میں قانونی چارہ جوئی کے لیے کسی حد کی مدت کا تعین نہیں کیا گیا ہے یا سی آر پی سی کے تحت مقرر کردہ حد کی مدت کو ختم نہیں کیا جا سکتا ہے۔ قاعدہ 27 صرف دینے کے مقصد کے لیے ہے۔ پنشن کو روکنا یا واپس لینا اور اس لیے اس کا عمل سرکاری ملازمین کو پنشن دینے یا روکنے کے محدود شعبے میں ہوگا۔ ریاستی حکومت کی طرف سے بنائے گئے پنشن قواعد میں کسی بھی شق کے باوجود سی آر

پی سی توضیعات کا غالب اثر ہوگا۔(264-F,G,H; 268-A-E)

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1999 کی فوجداری اپیل نمبر 1169۔

1991 کی سی آر ایل ڈبلیو پی نمبر 484 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 18.9.98 کے فیصلے اور حکم سے۔

کا اپیل کنندہ کے لیے گوپال بلونت ساٹھے۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے اجے ماجھیا اور لیش پال ڈھنگڑا۔

عدالت کا فیصلہ جس کے ذریعے دیا گیا تھا

شاہ جسٹس: اجازت دی گئی۔

مدعا علیہ نمبر 1 ریاست مہاراشٹر میں ڈپٹی انجینئر، پی ڈبلیو ڈی کے طور پر خدمات انجام دے رہا تھا۔13 اکتوبر 1990 کو مدعا علیہ اور محکمہ کے کئی دیگر افسران کے خلاف خصوصی عدالت، ستارہ کے سامنے 1990 کی فرد جُرم نمبر 247 دائر کی گئی اور اس کیس کو 1990 کے خصوصی کیس نمبر 5 کے طور پر شمار کیا گیا۔ جواب دہندہ 31 دسمبر 1987 کو ڈپٹی انجینئر کے طور پر سبکدوش ہوا۔آئی پی سی دفعات 120-بی، 406،420،465،466،467،468،471،477اور 109 اور بدعنوانی کی روک تھام کے قانون 1947 دفعات 5(1)(سی)(ڈی) کے تحت قابل سزا جرائم کے لیے مدعا علیہ پر مقدمہ چلانے کے لیے ضروری منظوری حاصل کی گئی۔خصوصی عدالت کے جج نے جرائم کا نوٹس لیا اور مدعا علیہ کے خلاف کارروائی جاری کی۔

اس کے بعد مدعا علیہ نے فوجداری کارروائی کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دینے کے لیے بمبئی کی عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر کے سامنے 1991 کی فوجداری تحریری عرضی نمبر 484 دائر کی کہ شکایت جرم کرنے کی تاریخ سے چار سال کی مدت سے آگے درج کی گئی تھی اور اس لیے اسے مہاراشٹر سول سروس (پنشن) رولز، 1982 (جسے اس کے بعد "پنشن رولز" کہا گیا ہے) کے قاعدہ (3) 27 کے ذریعے روک دیا گیا تھا۔عدالت عالیہ نے عرضی کو قبول کرلیا اور فیصلہ دیا کہ پنشن قواعد کا قاعدہ 27 براہ راست لاگو ہوتا ہے اور یہ لازمی ہے کہ جرم کی تاریخ سے چار سال کے اندر مقدمہ چلایا جائے۔لہذا عدالت نے تحریری عرضی کی اجازت دی اور مدعا علیہ کے خلاف 1990 کے خصوصی کیس نمبر 5 میں کارروائی کو کالعدم قرار دے دیا۔فاضل واحد جج کے مذکورہ فیصلے کو اب چیلنج کیا جا رہا ہے۔

مذکورہ بالا قاعدے کی بنیاد پر، اپیل کنندہ کے وکیل نے پیش کیا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری (مختصر طور پر

"ضابطہ اخلاق") توضیعات کے پیش نظر، پنشن قاعدہ 27 میں موجود رکاوٹ کو لاگو نہیں کیا جا سکتا اور اس کا ضابطہ اخلاق توضیعات پر کوئی غالب اثر نہیں پڑ سکتا۔ یہاں تک کہ میرٹ کی بنیاد پر، 25 اگست 1989 کو مقدمہ چلانے کی منظوری موصول ہوئی تھی اور اس لیے 30 اکتوبر 1990 کو عدالت کے سامنے چارج شیٹ جمع کروانا بھی وقت کے اندر تھا۔ متبادل طور پر یہ دعوی کیا گیا کہ پنشن کا قاعدہ 27۔ فوجداری عدالت میں استغاثہ پر قواعد کا اطلاق نہیں ہوگا۔

ہمارے خیال میں، اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی طرف سے اٹھائے گئے دلیل پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 4 خاص طور پر یہ فراہم کرتی ہے کہ تعزیرات بھارتیہ کے تحت تمام جرائم کی تفتیش کی جائے گی، ان کی تفتیش کی جائے گی، ان پر مقدمہ چلایا جائے گا اور دوسری صورت میں ان میں موجود توضیعات مطابق نمٹا جائے گا۔ تسلیم شدہ طور پر، مدعا علیہ نمبر۔1 کے خلاف چارج شیٹ بھارتیہ پینل کوڈ اور پریوینشن آف کرپشن ایکٹ کے تحت قابل سزا جرائم کے لیے دائر کی جاتی ہے اور اس پر سی آر آئی کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق مقدمہ چلایا جانا ہے۔ دفعات 467 سے 473 پر مشتمل سی آر پی سی باب XXXVI بعض جرائم کا نوٹس لینے کی حد سے متعلق ہے۔ دفعہ 468 ذیلی دفعہ (2) کے تحت مقرر کردہ حد کی مدت ختم ہونے کے بعد کسی جرم کا نوٹس لینے کے لیے رکاوٹ فراہم کرتی ہے۔

"468(2) حد کی مدت یہ ہوگی کہ۔

(a) چھ ماہ، اگر جرم صرف جرمانے کی سزا کے قابل ہے۔

(b) ایک سال، اگر جرم ایک سال سے زیادہ کی مدت کے لیے قید کی سزا کے قابل ہے۔

(c) تین سال، اگر جرم کی سزا ایک سال سے زیادہ لیکن تین سال سے زیادہ کی مدت کے لیے قید ہے۔

تین سال کی مدت اس جرم کے لیے فراہم کی گئی ہے جس کی سزا ایک سال سے زیادہ لیکن تین سال سے زیادہ نہیں ہے۔ اگر جرم تین سال سے زیادہ کی مدت کے لیے قید کی سزا کے قابل ہے تو مجموع ضابطہ فوجداری کے تحت کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ دفعہ 470 کی مزید ذیلی دفعہ (3) میں منظوری حاصل کرنے کے لیے درکار وقت کو خارج کر دیا گیا ہے جہاں کسی جرم کے لیے کسی مقدمے کے قیام کے لیے حکومت یا کسی اور اتھارٹی کی سابقہ منظوری درکار ہوتی ہے۔ لہذا، یہ واضح ہے کہ چونکہ وہ جرائم جن کے لیے مدعا علیہ نمبر چارج شیٹ کیے گئے ہیں، تین سال سے زیادہ کی مدت کے لیے قید کی سزا کے قابل ہیں، اس لیے دفعہ 468 سی آر پی سی کے تحت کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے۔ کسی بھی صورت میں، جہاں حد کی مدت کو غور کے لیے لینا ضروری

ہے، دفعہ 470 سی آر کی ذیلی دفعہ (3) سی آر پی سی استغاثہ کے ادارے کے لیے سابقہ منظوری حاصل کرنے کے لیے درکار مدت کو خارج کرتا ہے۔ موجودہ معاملے میں استغاثہ کی منظوری 25.8.1989 پر حاصل کی گئی تھی۔ لہذا، اگر حد کی مدت لاگو ہوتی ہے، تو منظوری حاصل کرنے کے لیے درکار وقت کو خارج کر دیا جانا چاہیے۔ لہذا، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مدعا علیہ کے خلاف قائم کردہ استغاثہ کو کسی بھی مدت کی حد سے روک دیا گیا ہے۔

اگلا سوال یہ ہے کہ پنشن کے قوانین کا کیا اثر ہوگا جو حد کی مدت مقرر کرتے ہیں؟ فریقین کے فاضل وکیل کی طرف سے درخواست کردہ تنازعات پر غور کرنے کے لیے، مہاراشٹر سول سروسز (پنشن) رولز، 1982 کے قاعدہ 27 کے متعلقہ حصے کا حوالہ دینا ضروری ہوگا، جو کہ درج ذیل ہے:--

" قاعدہ 27۔ پنشن روکنے یا واپس لینے کا حکومت کا حق۔—

(1) حکومت تحریری حکم کے ذریعے پنشن یا اس کے کسی حصے کو، چاہے وہ مستقل طور پر ہو یا کسی مخصوص مدت کے لیے، روک سکتی ہے یا واپس لے سکتی ہے، اور اس طرح کی پنشن سے حکومت کو ہونے والے کسی مالی نقصان کی مکمل یا جزوی وصولی کا حکم بھی دے سکتی ہے، اگر کسی محکمہ جاتی یا عدالتی کارروائی میں، پنشنر اپنی خدمت کی مدت کے دوران سنگین بدانتظامی یا لاپرواہی کا مجرم پایا جاتا ہے، بشمول سبکدوشی کے بعد دوبارہ ملازمت پر دی گئی خدمت:

فراہم کی گئی۔

فراہم کی گئی۔

(2)(a) ذیلی قاعدہ (1) میں مذکور محکمہ جاتی کارروائیاں اس وقت شروع کی گئیں جب سرکاری ملازم اپنی سبکدوشی سے پہلے یا اپنی دوبارہ ملازمت کے دوران ملازمت میں تھا، سرکاری ملازم کی حتمی سبکدوشی کے بعد، اس قاعدے کے تحت کارروائی سمجھی جائے گی اور اس اختیار کے ذریعے جاری اور اختتام پذیر کی جائیں گی جس کے ذریعے وہ اسی انداز میں شروع کیے گئے تھے جیسے کہ سرکاری ملازم خدمت میں جاری رہا ہو۔

(b) محکمہ جاتی کارروائی، اگر اس وقت شروع نہیں کی گئی جب سرکاری ملازم ملازمت میں تھا، چاہے وہ اس کی سبکدوشی سے پہلے ہو یا اس کی دوبارہ ملازمت کے دوران،-

(i) حکومت کی منظوری کے علاوہ قائم نہیں کیا جائے گا۔

(ii) کسی ایسے واقعے کے سلسلے میں نہیں ہوگا جو اس طرح کے ادارے سے چار سال سے زیادہ پہلے

پیش آیا ہو، اور

(iii) ایسی اتھارٹی کے ذریعے اور ایسی جگہ پر جس کی حکومت ہدایت کرے اور محکمہ جاتی کارروائیوں پر لاگو طریقہ کار کے مطابق جس میں سرکاری ملازم کو اس کی خدمت کے دوران ملازمت سے برخاست کرنے کا حکم دیا جا سکتا ہے۔

(3) کوئی عدالتی کارروائی، اگر اس وقت شروع نہیں کی گئی جب سرکاری ملازم ملازمت میں تھا، چاہے وہ اس کی ریٹائرمنٹ سے پہلے ہو یا اس کی دوبارہ ملازمت کے دوران، کسی بنا? نالش کے سلسلے میں جو پیدا ہوئی ہو یا کسی ایسے واقعے کے سلسلے میں جو اس طرح کے ادارے سے چار سال سے زیادہ پہلے پیش آیا ہو۔

(4)

(5)

"(6)

اسی طرح کے دلیل کو اس عدالت نے ریاست پنجاب بنام کیلاش ناتھ، (1989) 1 ایس سی 321 میں نمٹا، جس میں عدالت نے پنجاب سول سروس رولز کے اسی طرح کے سروس قاعدہ 2.2 پر غور کیا۔ عدالت نے فیصلہ دیا کہ آیا کسی سرکاری ملازم پر اس کے ذریعے کیے گئے جرم کے لیے مقدمہ چلایا جانا چاہیے یا نہیں، ظاہر ہے کہ اسے سروس کی شرائط سے متعلق چیز نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس لیے یہ شق بنانا کہ ایک سرکاری ملازم، چاہے وہ سنگین بدانتظامی یا لاپرواہی کا مجرم ہو، جو تعزیرات ہند یا بدعنوانی کی روک تھام کے قانون یا اسی طرح کے قانون کے تحت قابل سزا جرم ہے، کو کسی خاص مدت کے اختتام کے بعد اس طرح کے مقدمے سے استثنیٰ دیا جانا چاہیے تاکہ موثر کام کے لیے ترغیب فراہم کرنا نہ صرف عوامی پالیسی کے خلاف ہو بلکہ یہ نتیجہ خیز بھی ہوگا۔ اس طرح کی صورتحال آئین کے آرٹیکل 309 کے تحت ایک قاعدہ تشکیل دے کر پیدا نہیں کی جا سکتی جس میں ملازمت کی شرط کے طور پر استغاثہ پر پابندی عائد کی گئی ہو۔ عدالت نے مزید فیصلہ دیا (پیرا 11 اور 12 میں) جیسا کہ ذیل میں:-

"(11) ...... اگر کوئی قاعدہ جس میں ملازمت کے دوران سنگین بدانتظامی یا لاپرواہی کے لیے کسی سرکاری ملازم کے سبکدوشی کے بعد اس کے خلاف قانونی کارروائی پر مطلق یا عمومی پابندی ہوتی ہے، آرٹیکل 309 کے تحت خدمت کی اپنی شرائط رکھنے کے دائرہ کار میں نہیں آتا ہے، تو ایسی شق آرٹیکل 309 کے تحت طاقت کے مطلوبہ استعمال میں اسے کسی قاعدے کی بنیادی شق میں یا اس فقرہ میں شامل کر کے نہیں بنایا جا سکتا۔ اوپر جو کچھ کہا گیا ہے اس کے فقرہ اور آئین کے آرٹیکل 309 کے تحت حکمرانی کے اختیارات کے دائرہ

کار کو ذہن میں رکھتے ہوئے، قاعدہ 2.2 کے تیسرے التزام کی تشریح کسی سرکاری ملازم کے خلاف قانونی کارروائی پر مطلق یا عمومی پابندی کے طور پر نہیں کی جاسکتی اگر اس میں بیان کردہ شرائط پوری ہو جائیں۔ یہاں تک کہ اگر پہلی نظر میں مذکورہ قاعدہ اس طرح کی پابندی لگا رہا ہے تو بھی اس کی تشریح کسی شق کو پڑھنے کے طے شدہ اصول کا سہارا لے کر کی جانی چاہیے تاکہ اسے اس کے اقتدار کے منبع کے ڈھانچہ کے اندر لایا جاسکے، یقیناً، اس مقصد کو مایوس کیے بغیر جس کے لیے یہ شق کی گئی تھی۔ قاعدہ 2 کی شق (بی) جسے بنیادی شق کہا جاسکتا ہے، حکومت کے لیے پنشن یا اس کے کسی بھی حصے کو مستقل طور پر یا ایک مخصوص مدت کے لیے روکنے یا واپس لینے کا حق محفوظ رکھتی ہے اور اگر محکمہ جاتی یا عدالتی کارروائی میں پنشنر اپنی ملازمت کی مدت کے دوران سنگین بدانتظامی یا لاپرواہی کا مجرم پایا جاتا ہے، بشمول ریٹائرمنٹ کے بعد دوبارہ ملازمت پر دی گئی خدمت، تو حکومت کو ہونے والے کسی بھی مالی نقصان کی پوری یا جزوی پنشن سے وصولی کا حکم دینے کا حق محفوظ رکھتی ہے۔

(12). اس کے لیے تیسری شق کا مقصد، جیسا کہ ایک شق کا دائرہ کار ہے، یہ ہے کہ اگر شق کے ذریعے زیر غور فقرہ پوری ہو جائیں تو بنیادی شق کے ذریعے حکومت کو دیے گئے حق سے استثنیٰ حاصل کیا جائے۔ یہ مقصد اس صورت میں حاصل کیا جاسکتا ہے جب مذکورہ شق کو قاعدہ کم پڑھنے کے اصول کو اپناتے ہوئے اس کا مطلب یہ سمجھا جائے کہ اگر کسی سرکاری ملازم پر مقدمہ چلایا جائے اور اس پر عدالتی کارروائی کے سلسلے میں سزا دی جائے جو کسی کام سے پیدا ہوئی ہو یا کوئی واقعہ جو اس طرح کے ادارے سے چار سال سے زیادہ پہلے پیش آیا ہو تو حکومت اس طرح کے سرکاری ملازم کی پنشن کے حوالے سے شق (بی) میں موجود ٹھوس فقرہ ذریعے اس کو دیے گئے حق کو استعمال کرنے کی حقدار نہیں ہوگی۔

اسی طرح موجودہ معاملے میں قاعدہ (1) 27 حکومت کو پنشن واپس لینے یا واپس لینے کا حق فراہم کرتا ہے اور اس تناظر میں مذکورہ قاعدے کی تشریح کی جانی چاہیے۔ مذکورہ قاعدے کے تحت، حکومت دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ پنشن یا اس کے کسی حصے کو روکنے یا واپس لینے کا حکم دے سکتی ہے، اگر کسی محکمہ جاتی یا عدالتی کارروائی میں، پنشنر اپنی ملازمت کی مدت کے دوران سنگین بدانتظامی یا لاپرواہی کا مجرم پایا جاتا ہے۔ یہ حکومت کو یہ اختیار بھی دیتا ہے کہ اگر کسی محکمہ جاتی یا عدالتی کارروائی میں پنشنر اپنی ملازمت کی مدت کے دوران سنگین بدانتظامی یا لاپرواہی کا مجرم پایا جاتا ہے تو وہ حکومت کو ہونے والے کسی بھی مالی نقصان کی پوری یا جزوی پنشن سے وصولی کا حکم دے۔ ذیلی قاعدہ (1) کے دوسرے حصے کے تناظر میں، ذیلی قاعدہ (3) کو پڑھنا اور اس کی تشریح کرنا ہے۔ اگر ملازم کو ادا کی جانے والی پنشن سے کچھ وصول کرنا ہے تو ذیلی قاعدہ (2) یا (3)

کے تحت مقرر کردہ مدت کے اندر عدالتی کارروائی یا محکمہ جاتی تفتیش شروع کرنا ضروری ہے لیکن اس سے استغاثہ کرنے والی ایجنسی کو سنگین بدانتظامی کے جرم کے لیے مقدمہ چلانے سے روکا نہیں جائے گا۔ اس اصول کو پچھلے قاعدہ 26 کے ساتھ پڑھا جانا چاہیے جس میں کہا گیا ہے کہ مستقبل کا اچھا طرز عمل پنشن کی ہر گرانٹ کی ایک مضمر شرط ہوگی اور اگر پنشنر کو سنگین جرم کا مجرم قرار دیا جاتا ہے یا وہ سنگین بدانتظامی کا مجرم پایا جاتا ہے تو حکومت پنشن یا اس کے کچھ حصے کو روک یا واپس لے سکتی ہے۔ لیکن پنشن قاعدے 26 اور 27 میں قانونی چارہ جوئی کے لیے کسی حد کی مدت کا تعین نہیں کیا گیا ہے یا سی آر پی سی کے تحت مقرر کردہ حد کی مدت کو ختم نہیں کیا جا سکتا ہے۔ قاعدہ 27 کا مقصد صرف پنشن دینا، روکنا یا واپس لینا ہے اور اس لیے اس کا عمل سرکاری ملازمین کو پنشن دینے یا روکنے کے محدود شعبے میں ہوگا۔

پربھاکر گووند ساونت بنام ریاست مہاراشٹر اور دیگر (1991) مہاراشٹر لا جرنل 1051 میں بامبے عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے کیلاش ناتھ (سپرا) کے فیصلے پر انحصار کرتے ہوئے اس دلیل کو مسترد کر دیا کہ استغاثہ کو پنشن رولز کے قاعدہ 27 کے تحت روک دیا گیا تھا کیونکہ یہ چار سال کی مدت کے بعد شروع کیا گیا تھا۔ اس معاملے میں، جج نے آئین کے آرٹیکل 254 کا بھی حوالہ دیا اور فیصلہ دیا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری توضیعات کا غالب اثر ہوگا اور ریاستی حکومت کی طرف سے بنائے گئے پنشن قواعد میں کسی بھی شق کے باوجود غالب ہوں گے۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ فاضل واحد جج کی توجہ ان مذکورہ فیصلوں کی طرف نہیں مبذول کرائی گئی جو کم از کم جہاں تک عدالت عالیہ کا تعلق ہے، پابند نوعیت کے ہیں۔ اس کے علاوہ، فاضل واحد جج کو صرف پنشن رولز کے قاعدہ 27 پر مبنی کسی نتیجے پر پہنچنے کے بجائے سنگین جرائم کے سلسلے میں فوجداری مقدمے کو ختم کرنے سے پہلے ضابطہ اخلاق کی متعلقہ توضیعات جائزہ لینا چاہیے تھا۔

نتیجے میں، اپیل کی اجازت دی جاتی ہے۔ 1991 کی فوجداری تحریری درخواست نمبر 484 میں عدالت عالیہ کی طرف سے منظور کردہ 18.9.1998 کے متنازعہ حکم کو کالعدم قرار دے کر مسترد کر دیا گیا ہے۔ ٹرائل کورٹ کو اس معاملے پر آگے بڑھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

آر۔ سی۔ کے۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this
document